صدیق اکبر کی

سخاوت

13-February-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف　(ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف

نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجآء فی فضل الصلوۃ...الخ، ۲/۲۸، حدیث:۴۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆علم دین حاصل کرنے کے لیے نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنوں گا۔☆عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰه، تُوبُوْا اِلَی اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے، اس مہینے کی 22 تاریخ کو عاشقِ اکبر، سالارِ صحابہ، پیکرِ صدق ووفا، یارِ غار و یارِ مزار، پہلے خلیفۂ راشد اَمیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا یومِ عُرس ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اِمامت ہو یا خِلافت،

1...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

کرامت ہو یا شرافت، صداقت ہو یا شجاعت، خوفِ خدا ہو یا عشقِ مصطفےٰ، اَلْغَرَض! ہر اِعتبار سے امیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک اہم مقام(Important)ہے۔ آج کے بیان میں ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سخاوت کا تذکرہ سُنیں گے، کاش! سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے پہلے سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر اپنا سارا مال راہِ خدا میں پیش کرنے کا بے مثال واقعہ سنیے، چنانچہ

اللہ پاک اور اس کا رسول ہی کافی ہے

حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: غزوۂ تبوک کی تیاری کے سلسلے میں ایک بار اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: ”اپنا مال اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کرو۔“ اس فرمانِ عالیشان پر عمل کرنے میں مختلف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنی اپنی توفیق و حیثیت کے مطابق اپنا مال راہِ خدا میں صدقہ کیا۔ میں بھی اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہو گیا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے پوچھا: ”عمر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے“ میں نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آدھا ان کے لئے چھوڑ کر آیا ہوں اور آدھا یہاں لے آیا ہوں۔“ اتنے میں ہم نے دیکھا کہ عاشقِ اکبر امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنا سارا مال لے کر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور آپ سے پوچھا: ”ابو بکر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے محبت بھرے لہجے میں یوں عرض کی: ”یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ! اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یعنی یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! میں اپنے گھر کا سارا مال لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں اور گھر والوں کے لیے **اللّٰہ پاک اور اس کا رسول ہی کافی ہے۔**"حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے:"میں کبھی بھی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔"

(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر، ۵/۳۸۰، حدیث: ۳۶۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ! آپ نے سنا کہ صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان راہِ خدا میں خرچ کرنے کا کیسا جذبہ رکھتے تھے کہ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی ایک آواز پر لَبَّیْك کہتے ہوئے اپنا مال اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر کر دیتے اور کوئی تو اپنے گھر میں موجود مال کا آدھا حصہ لے آرہا ہے، کیا کہنے امیرُ المؤمنین حضرتِ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے، آپ اپنا سارا مال لے کر آپ کی خدمت میں آگئے اور جب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا ابو بکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو تو اس عاشقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کیا خوب جواب دیا کہ یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! ان کے لئے اللّٰہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کافی ہیں، یہی نہیں اسلام اور مسلمانوں کو جب بھی مالی امداد کی ضرورت پڑی تو امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سب سے آگے نظر آئے، امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سخاوت کے مزید واقعات سننے سے پہلے آیئے! ایک نظر آپ کی مبارک زندگی کے چند حصوں پر ڈالتے ہیں، چنانچہ

حضرت صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مُختَصَر تعارُف

عاشقِ اکبر امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ساری زندگی شاندار ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بچپن سے ہی بُرے کاموں سے بچنے والے تھے، ابتدا ہی سے جھوٹ سے نفرت کرنے والے تھے، آپ کانام عَبْدُ اللہ، کُنْیَت ابو بَکْر اور اَلقابات صِدّیق و عَتِیْق ہیں۔ آپ زمانۂ جاھِلیّت ہی میں صِدّیق کے لقب سے مشہور ہوگئے تھے کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: **اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ** یعنی تُو دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو عتیق کالَقَب عطا ہوا۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء، ص۲۶ تا ۲۹) امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عامُ الفِیل (یعنی وہ سال ہے جس میں اَبْرَہہ بادشاہ نے ہاتھیوں کالشکر لے کر کعبے شریف پر چڑھائی کی تھی) کے تقریباً اَڑھائی بَرَس بعد مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئے۔ امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ صحابی ہیں، جنہوں نے آزاد مَردوں میں سب سے پہلے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی اور اِیمان لائے۔ امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل و کمالات اِس قدر زِیادہ ہیں کہ رسولوں اور نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے اَفضل و اَعلیٰ ہیں۔ امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے زِندگی کے ہر موڑ پر مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری و وفاداری کا ثبوت دیا۔

(الاکمال فی اسماء الرجال ملحق بمشکاۃ المصابیح، ص۵۸۷، تاریخ الخلفاء، ص۲۷ تا ۲۶ ملخصاً و ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آزادی

ایک دن امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس جگہ سے گزرے جہاں حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اُمَیَّہ بن خَلَف ظلم کا نشانہ بنارہا تھا، آپ نے اُمَیَّہ بن خَلَف کو ڈانٹتے ہوئے کہا: ”اس

مسکین کو ستاتے ہوئے تجھے اللہ پاک سے ڈر نہیں لگتا؟ کب تک ایسا کرتا رہے گا؟" وہ کہنے لگا: "ابو بکر! تم نے ہی اسے خراب (یعنی مسلمان) کیا ہے تم ہی اسے چھڑالو۔" آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: "میرے پاس حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے زیادہ تندرست و طاقتور غلام ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مجھے دے کر وہ تم لے لو۔" کہنے لگا: "منظور ہے۔" آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ رقم اور غلام کے بدلے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

قرآن میں صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے پارہ 30 سُوْرَۃُ الَّیْل کی آیت نمبر 19 تا 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جاتا ہو۔ صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے۔ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔

تفسیر خزائن العرفان میں لکھا ہے: جب امیرُ المؤمنین حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بہت زِیادہ قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو غیر مسلموں کو حیرت ہوئی اور وہ کہنے لگے: امیرُ المؤمنین حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ان پر کوئی احسان ہو گا، جو اُنہوں نے اتنی زِیادہ قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ امیرُ المؤمنین حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ فعل کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں بلکہ صرف اللہ کریم کی رِضا کے لئے ہے۔ امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

نے بہت سے غُلاموں کو ان کے اسلام لانے کے سبب خرید کر آزاد کیا۔(خزائن العرفان،ص۱۰۸ملخصًا)

خیر خواہی کا بے مثال جذبہ

حضرت عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے،امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایسے 7 غلام خرید کر آزاد کیے جنہیں راہِ خدا میں بہت تکالیف دی جاتی تھیں۔امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے راہِ خدا میں ستائے جانے والے جن غلاموں کو خرید کر آزاد کیا ان کے نام یہ ہیں:(1)حضرت بلال (2)حضرت عامر بن فُہَیْرَہ(3)حضرت زُبیرہ(4)حضرت اُمِّ عُبَیْس(5) حضرت نَہدِیَّہ(6)ان کی بیٹی (7)ابنِ عَمرو بن مُؤَمَّل کی باندی۔رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم (الرياض النضرة، ۱/۱۳۳)

اسلام کی مالی خدمت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ چونکہ ایک کاروباری آدمی تھے اور کپڑے کا وسیع کاروبار کرتے تھے،لہٰذا جس دن اسلام لائے آپ کے پاس چالیس ہزار درہم یا دینار تھے ، سارے کے سارے راہِ خدا میں خرچ کر دیے۔(تاريخ مدينة دمشق، عبدالله...الخ، ۳۰/۶۶،رقم:۳۳۹۸)

عاقبت اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر

ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں صدقہ لے کر حاضر ہوئے اور چھپا کر اسے پیش کیا اور عرض کی:"یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہی میری عاقبت (میرا انجام) موقوف ہے۔" (حلية الاولياء، ابوبكر الصديق، ۱/۶۶،رقم:۶۹)

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مالی خدمت

امیرُالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اسلام قبول کرنے کے بعد سے ہجرتِ مدینہ تک اسلام کی مالی خدمت کرتے رہے، ہجرت کے وقت آپ کے پاس کل مال پانچ یا چھ ہزار درہم تھا جو آپ نے اپنے ساتھ لے لیا۔(اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر خرچ کر دیا)۔(الریاض النضرۃ، ۱/ ۱۳۲)

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گواہی

امیرُالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اتنی مالی خدمت کی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود ارشاد فرمایا:"مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مال نے دیا۔" یہ سُن کر امیرُالمؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی:"یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں اور میرا مال سب آپ ہی کا ہے"
(ابن ماجۃ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، ۱/ ۷۲، حدیث: ۹۴)

اپنے ہی مال جیسا تصرف

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ امیرُالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مال کو اپنے مال جیسا سمجھ کر ہی استعمال فرماتے تھے۔(مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع، باب اصحاب النبی، ۱۰/ ۲۲۲، حدیث: ۲۰۴۸۴)

مسلمانوں کی مالی خدمت

اے عاشقانِ صحابہ! بیان کے آغاز میں ہم نے سنا تھا کہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مالی خدمت کا کیسا عظیم مظاہرہ فرمایا، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، آپ

نے اپنا سارا مال اسلام اور مسلمانوں پر نچھاور کر دیا حتی کہ آپ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو ببول کے کانٹوں والا لباس پہنے ہوئے تھے۔(تاریخ مدینۃ دمشق، رقم ۳۳۹۸،عبداللہ۔۔۔الخ، ۳۰/۷۱)

اے عاشقانِ صحابہ! آپ نے سنا کہ امیرُالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرنے میں کس قدر آگے تھے کہ بعض موقعوں پر تو آپ نے اپنا سارا کا سارا مال اللہ پاک کی راہ میں خرچ کے لئے پیش فرمایا، ہمیں بھی چاہئے کہ نیکی کے کاموں اور اللہ پاک کی راہ میں زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرتے رہیں۔

اے عاشقانِ رسول! مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے صدقے کے کئی فضائل ارشاد فرمائے ہیں، آیئے! صدقے کے فضائل پر 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

صدقے کے فضائل پر مشتمل 8 فرامینِ مُصْطَفٰے

1. ارشاد فرمایا: صَدَقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔(معجم کبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲)
2. ارشاد فرمایا: ہر شخص (قیامت کے دن) اپنے صَدَقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا جائے۔(معجم کبیر، ۱۷/۲۸۰، حدیث: ۷۷۱)
3. ارشاد فرمایا: بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقے کے سائے میں ہوگا۔(شعب الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷)
4. ارشاد فرمایا: نماز (ایمان کی) دلیل ہے، روزہ (گُناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یُوں مِٹا

دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔(ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۲/۱۱۸، حدیث:۶۱۴)

5. ارشاد فرمایا: صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث:۳۳۵۳)

6. ارشاد فرمایا: بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوْت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اُس کی بَرَکت سے صَدَقہ دینے والے سے بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت دُور کر دیتا ہے۔(معجم کبیر، ۱۷/۲۲، حدیث:۳۱)

7. ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ(صَدَقہ) اُس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۶، حدیث:۴۶۱۷)

8. ارشاد فرمایا: بے شک صَدَقہ ربّ کریم کے غضب کو بُجھاتا اور بُری مَوْت کو دُور کرتا ہے۔

(ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث:۶۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو اللہ پاک کی راہ میں اِخلاص کے ساتھ صَدَقہ کرتا ہے، اللہ پاک اُس کو ضرور اَجْر عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً اللہ پاک کی راہ میں حسبِ توفیق ضرور صَدَقہ کِیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں اس کی بے شُمار دینی و دُنیاوی برکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ پاک کی راہ میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کی اَہمیّت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ خُود ہمارے پیارے ربِّ کریم نے قرآنِ کریم میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا اور مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیرات کرنے والوں کی تعریف و توصیف بھی فرمائی، چنانچہ

پارہ 1 سورۃُ البَقَرہ کی آیت نمبر 2 اور 3 میں ارشاد ہوتا ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۲، ۳)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

مشہور مفسر قرآن حضرت علّامہ مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ آیتِ مُبارکہ کے اِس حِصّے: ﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کے تحت فرماتے ہیں: ☆ راہِ خدا میں خَرچ کرنے سے یا تو زکوٰۃ مُراد ہے یا مُطلَق اِنفاق (یعنی راہِ خدا میں مُطلَقاً خَرچ کرنا مُراد ہے) ☆ خواہ فرض وواجب ہو جیسے زکوٰۃ، نَذر، اپنا اور اپنے اہل (بیوی بچوں) کا نَفَقَہ (خرچہ) وغیرہ ☆ خواہ مُستَحَب جیسے صَدَقاتِ نافِلہ اور اَموات (فوت شدہ مسلمانوں) کا اِیصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تِیجہ، چالیسواں بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صَدَقاتِ نافِلہ ہیں۔ (خزائن العرفان، ص ۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی بہت خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اپنے مال کے حُقوقِ واجِبہ ادا کرتے ہیں، ☆ خُوش دِلی سے بَروقت پوری پوری زکوٰۃ وفطرہ ادا کرتے ہیں، ☆ اپنے مال کو ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خَرچ کرتے ہیں، ☆ اپنے رِشتہ داروں (Relatives) کی مَوت پر اُن کے اِیصالِ ثواب کے لیے تِیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کرکے مساکین کو کھانا کِھلاتے ہیں۔ ☆ اِیصالِ ثواب کے لیے مدنی رسائل تقسیم کرتے ہیں، ☆ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ لنگرِ رضویہ (یعنی مسلمانوں کو کھانا کھلانے، سحری واِفطاری کروانے) کی سیٹنگ کرتے ہیں، ☆ حُقُوقِ عامّہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ

قُرآن خوانی، نَعت خوانی اور سُنّتوں بھرے اِجتماعات کے اِنعقاد پر خَرچ کرتے ہیں، ☆مَساجِد، جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ وغیرہ کی تَعمِیر و ترقّی اور روز مرّہ کے اَخراجات میں حِصّہ لیتے ہیں، ☆دِینی طلبہ و طالِبات پر اپنا مال خَرچ کرتے ہیں۔ اخلاص کے ساتھ اس طرح خرچ کرنے والوں کو اللہ پاک اپنے فَضل سے دُگنا بلکہ اِس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے نہ صرف خُود اپنا چندہ دعوتِ اسلامی کو دیں، بلکہ دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ! ہم امیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سخاوت کے واقعات سن رہے تھے، آئیے! مزید واقعات سنتے ہیں:

رشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے بعض ان رشتہ داروں کا خرچ اٹھایا کرتے تھے جو کہ نادار، غریب یا مسکین ہوا کرتے تھے انہی ضرورت مندوں میں سے ایک آپ کے خالہ زاد بھائی غریب، نادار، مہاجر اور بدری صَحابی حضرتِ مِسطَح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی ہیں، امیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ان کے اخراجات اٹھاتے تھے، ایک بار آپ کو اُن سے سخت دکھ پہنچا اور وہ یہ کہ اُنھوں نے غلط فہمی کی وجہ سے آپ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر تُہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا تھا تو آپ نے انہیں خرچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اللہ پاک نے امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اس نیک کام کو جاری رکھنے کے لئے پارہ 18 سورۂ نور کی آیت نمبر 22 نازِل فرمائی، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﳚ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۲)

ترجمۂ کنز العرفان: اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گنجائش والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور در گزر کریں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مفسر قرآن حضرت مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب یہ آیت سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حضرتِ صِدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ پاک میری مغفِرت کرے اور میں مِسطح کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا اُس کو کبھی بند نہیں کروں گا چُنانچِہ صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس مالی تعاون کو دوبارہ شروع فرمادیا۔ مزید فرماتے ہیں: اس آیت سے حضرتِ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی فضیلت ثابِت ہوئی، اس سے آپ کے رُتبے کی عَظمت ظاہِر ہوتی ہے کہ اللہ پاک نے حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو قرآن میں فضیلت والا بتایا گیا ہے۔ (خزائنُ العرفان ص ۶۵۳، ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیت سے جہاں امیرُ المؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مقام و مرتبہ معلوم ہوا وہیں یہ بھی پتا چلا کہ ضرورت مند رشتے داروں کی مالی امداد کرتے رہنا بہت بڑی فضیلت کی بات ہے چاہے ان میں سے کسی بھی عزیز یا رشتے دار کا ہم سے کسی بھی طرح کا رویہ ہو ہم اپنا نیک کام ہر حالت میں جاری رکھیں۔

(1) کس رشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رشتوں کی نوعیت بدلنے کے ساتھ رشتہ داروں سے اچھا سُلوک کرنے کے درجات بھی بدلیں گے۔ رشتوں میں سب سے بڑھ کر مرتبہ والدین کا ہے، پھر جن سے نسب کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو ان کا مرتبہ ہے۔ پھر ان کے بعد باقی رشتے دار اپنے رشتے کے حساب سے اچھے سُلوک کے حق دار ہوں گے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۷۸ ملخصاً)

(2) رشتے دار سے اچھے سُلوک کی صورتیں

یاد رہے! صِلَۂ رِحم (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے) کی مُختَلِف صورَتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا، اگر اِن کو کسی جائز بات میں تمہاری اِمداد کی ضرورت ہو تو اِس کام میں اِن کی مدد (Help) کرنا، اِنہیں سلام کرنا، اِن کی ملاقات کو جانا، اِن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اِن سے بات چیت کرنا، اِن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳)

(3) پردیس ہو تو خط بھیجا کرے

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے داروں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تَعَلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تَعَلُّقات (Relations) تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحبَّت میں اِضافہ ہو گا۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۷۸)(موبائل فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابطے کی ترکیب مفید ہے، ٹیکنالوجی کے اس دور میں ایک دُوسرے سے رابطہ کرنا گویا بہت آسان ہو گیا ہے، چاہے دُنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں رابطہ ہو ہی جاتا ہے)

(4) پردیس میں ہو، ماں باپ بلائیں تو آنا پڑے گا

اگر کوئی پردیس میں ہے، والِدَین اِسے بُلاتے ہیں تو آنا ہی ہو گا، خط لکھنا(میل کرنا، کال کرنا یا بذریعہ انٹرنیٹ رابطہ کرنا) کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدَین کو اِس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور اِن کی خدمت کرے، باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی باپ کے قائم مقام (یعنی باپ کی جگہ) ہوتا ہے، بڑی بہن اور خالہ، ماں کی جگہ پر ہیں، بعض عُلَمَا نے چچا کو باپ کی مِثْل (جیسا) بتایا اور حدیث: عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ[1] (یعنی آدمی کا چچا باپ کی طرح ہوتا ہے) سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اِن کے علاوہ اَوروں کے پاس خط یا تحفہ بھیجنا کفایت کرتا ہے (یعنی کافی رہے گا)۔ (رَدُّالمُحتار، ۹/۶۷۸)

(5) کس کس رشتے دار سے کب کب ملے؟

رشتے داروں سے وقفہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس سے مَحبَّت واُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قرابت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار اور تمام قبیلے اور خاندان کو مُتَّحِد ہونا چاہیے، جب حق اُن کے ساتھ ہو یعنی وہ حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور حق کو ظاہر کرنے میں سب مُتَّحد ہو کر کام کریں۔ (کتاب الدُّرَر الحکام، ۱/۳۲۳)

دورِ حاضر کی سہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ای میل(E-Mail)، واٹس ایپ(WhatsApp)، فون، صوتی پیغام(Voice Message) کے ذریعے بھی دِلجوئی کی جائے۔

(6) رشتے دار حاجت پیش کرے تو رَدّ کر دینا گناہ ہے

---

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب ابی الفضل عم النبی . . . الخ، ۵/۴۲۲، حدیث: ۳۷۸۳

جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت پوری کرے، اُس کو رَد کر دینا (یعنی حیثیت ہونے کے باوجود مدد نہ کرنا) رِشتہ توڑنا ہے۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳)(یادرہے! رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنا واجِب ہے اور رشتہ توڑنا گناہ، حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے)

(7) صِلَۂ رِحم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں اَدلا بدلا (Reciprocation) کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقت میں رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، لاپروائی کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی رعایت کرو۔(رَدُّالمُحتار، ۹/۶۷۸)

تُو بَرائے وَصل کَرْدَن آمَدِی

نے بَرائے فَصل کَرْدَن آمَدِی

ترجمہ: یعنی تُو جوڑ پیدا کرنے کیلئے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کیلئے نہیں آیا۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھا گمان رکھنے کا طریقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ ساتوں مسئلہ نہایت تَوَجُّہ کے قابل ہیں، بالخُصوص ساتویں مسئلے جس میں **"اَدلے بدلے"** کا ذِکر ہے اِس کے بارے میں عَرض ہے کہ آج کل عُموماً یہی **"ادلا بدلا"** ہو رہا ہے۔ ایک رشتے دار اگر اِس کو شادی کی دعوت (Invitation) دیتا ہے جبھی

یہ اُس کو دعوت دیتا ہے، اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ افراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم افراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ بد قسمتی سے عِلْمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج کل معاشرے میں یہ ماحول بھی عام ہوتا جارہا ہے کہ کسی موقع پر **لین دَین** کے معاملات میں بھی یہی انداز اختیار کیا جاتا ہے کہ جتنے پیسے فُلاں نے دیے، ہم بھی اُتنے ہی دیں گے، حتّٰی کہ بعض نادان کسی رِشتہ دار کے **فوت** ہونے پر **نمازِ جنازہ تک میں شرکت** نہیں کرتے، ایک دُوسرے کی **خوشی اور غم میں شریک** نہیں ہوتے کیونکہ چھوٹی چھوٹی ناراضیوں کے سبب یہ ایک دُوسرے کے دُشمن بن چکے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتا ہے اور یُوں فاصِلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مَثَلاً وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہو گا، بھول گیا ہو گا، ضروری کام آپڑا ہو گا، یا کوئی سخت مجبوری ہو گی جس کی وضاحت اُس کے لئے دشوار ہو گئی ہو گی وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں اچھا گمان رکھ کر ثواب کمانا اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہئے۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ** یعنی اچھا گمان بہترین عبادت سے ہے۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۴/۳۸۸، حدیث: ۴۹۹۳)

حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے مُخْتَلِف مطالِب بَیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا، اُن پر بدگمانی نہ کرنا، یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۲۱)

جنت کا محل اُس کو ملے گا جو۔۔۔

بالفرض ہمارا کوئی رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے جان بوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا یا ہمیں اپنے یہاں دعوت میں نہیں بُلایا بلکہ اُس نے کُھلَّم کھلا ہمارے ساتھ بُرا سُلوک کیا، تب بھی ہمیں بڑا حوصلہ رکھتے ہوئے تعلُّقات بر قرار رکھنے چاہئیں۔ حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے، یہ اُسے معاف کرے، جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے تعلّق توڑے یہ اُس سے تعلّق جوڑے۔(مُستَدرَک للحاکم، کتاب التفسیر، ۳/۱۲، حدیث: ۳۲۱۵)

دشمنی چھپانے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینا افضل صدقہ ہے

بہر حال کوئی ہمارے ساتھ اچھا سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں اس کے ساتھ اچھا سُلوک جاری رکھنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو دِل میں دُشمنی رکھنے والے رشتہ دار کو دیا جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دل میں دشمنی رکھنے والے رشتہ دار کو صدقہ دینے میں صدقہ بھی ہے اور رشتہ توڑنے والے سے اچھا سلوک کرنا بھی۔ (مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ..الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۱۵۱۵)

اللہ پاک ہم سبھی کو اپنے رشتے داروں سے ہمیشہ اچھا سُلوک کرتے رہنے کی تَوفِیق نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی انعام نمبر 53 کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور عام مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے کا جذبہ پانے، فَیضانِ صِدّیقِ اکبر سے فیضیاب ہونے، اچھے اَخلاق کی لازوال دَولت پانے اور اچھی صحبت کے فیضان سے مالا مال ہونے کے لئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں مسلمانوں کی غمخواری کرنا سکھاتا ہے، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جو ہمیں مَدَنی انعامات کا تحفہ عطا فرمایا ہے اس میں بھی اس بات کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ اسلامی بھائیوں کے 72 مَدَنی انعامات میں سے 53 واں مَدَنی انعام ہے:

کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق غمخواری کی؟ اور اس کو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطّاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟۔

لٰہذا اے عاشقانِ رسول! 72 مَدَنی انعامات خصوصاً اس مَدَنی انعام کو مضبوطی سے تھام لیجئے، اس پر عمل کرتے ہوئے اپنے رشتے داروں، پڑوسیوں اور دیگر عاشقانِ رسول کی غمخواری کرتے رہیے، ان کی خیر خیریت پوچھتے رہیے، ان کے حقوق ادا کرتے رہیے، ان کے دکھ درد میں شریک رہیے، اگر وہ مقروض ہوں تو ان کا قرض اُتروانے کے لئے ان کے ساتھ مالی تعاون کیجئے، اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کیجئے بلکہ تعویذاتِ عطاریہ کے بستے سے تعویذ لا کر خود پیش کیجئے، اگر ان کے یہاں کوئی فوت ہو جائے تو تعزیت کرنے جائیے۔ اللہ کریم امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے

صدقے میں ہمیں مسلمانوں خصوصاً رشتے داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس چندہ بکس

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی 108 سے زائد شعبہ جات میں دِین کی خدمت کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک شعبہ "**مجلس چندہ بکس**" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**مجلس چندہ بکس**" کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں اور صدقہ و خیرات کا ثواب بھی کماتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کے فضائل بتا کر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترغیب دیں۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس چندہ بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ چندہ جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "**چندہ بکس**" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "**گھریلو صدقہ بکس**" کہتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سُنّتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں، چنانچہ

☆دو مسلمانوں کا ملاقات کے وقت سلام کر کے دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے،☆رُخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں☆نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے دونوں ہاتھ ملاتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت پوچھتے ہیں تو اللہ پاک ان کے درمیان سو(100) رحمتیں نازل فرماتا ہے، جن میں سے ننانوے(99) رحمتیں زیادہ اچھے طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت پوچھنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (مُعْجَم اَوْسَط، ۵/۳۸۰، حدیث: ۷۶۷۲)☆جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور دونوں ہاتھ ملاتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان، ۶/۴۷۱، حدیث ۸۹۴۴)

﴿اعلان:﴾

ہاتھ ملانے کی بقیہ سنّتیں و آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں

پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 13 فروری 2020ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

---

[1] ...الترغیب والترھیب ج۲ ص۳۲۹، حدیث ۳۱

[2] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

[3] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

ہاتھ ملانے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہوسکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَاوَ لَکُم (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)☆دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ قَبول ہوگی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔(مُسنَدِاحمد،۴/۲۸۶،حدیث:۱۲۴۵۴)☆آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔☆فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے دونوں ہاتھ ملائے اور کسی کے دل میں دوسرے سے دشمنی نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ پاک دونوں کے پچھلے گناہوں کو بخش دے گا۔ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف محبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں دشمنی نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(کَنْزُ الْعُمّال، ۹/۵۷)☆جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں☆دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے☆ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں☆ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چُوم لینا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۵ مُلَخَّصاً) ہاں اگر کسی بُزُرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حُصولِ بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چُوم لیا تو کراہَت نہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصافحہ کیا (یعنی ہاتھ ملایا) پھر بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو مُمانَعَت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ اُن ہستیوں میں سے ہو جن

سے بَرَکت حاصِل کی جاتی ہو۔(جدالممتار علی ردالمحتار،۷/۶۵، مقولہ:۶۸۳۴ ازنیکی کی دعوت ص۳۲۹)☆ مُصافَحہ کرتے(یعنی ہاتھ ملاتے)وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو،دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ص۹۸)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆مرغ کی بانگ سُن کر پڑھنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "مُرغ کی بانگ سُن کر پڑھنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

(بخاری، ۲/۴۰۵، حدیث:۳۳۰۳ماخوذًا)

تَرْجَمَہ:یاالٰہی!میں تجھ سے تیرے فضل کا سُوال کرتا ہوں۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:مُرغ رَحمت کا فِرِشتہ دیکھ کر بولتا ہے،اس وقت کی دعا پر فرشتے کے آمین کہنے کی اُمید ہے۔(مرآۃ المناجیح،۴/۳۲)

(مَدَنی پنج سورہ، ص ۲۱۰)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72مَدَنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:(آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی

عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیرللسیوطی،ص۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“کر لیجئے۔

(1)رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے غورو فکر(یعنی اپنا محاسبہ)کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد(یعنی شکر)بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں(مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے)کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313بار درود شریف نہیں پڑھے)تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7)مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد(مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ،اخلاقیات کی درستی،مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ)کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر(یعنی غورو فکر)کروں گا۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غورو فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح(یعنی اُلٹا رائٹ)کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں(0)کا نشان لگایئے۔

توجہ:اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غورو فکر کیجئے۔

☆اجتماعی غوروفکر کا طریقہ(72مَدَنی انعامات)

یومیہ49مَدَنی انعامات:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ

فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟(4)اذان واقامت کا جواب دیا؟(5)313بار درودِ پاک پڑھے؟(6)مسلمانوں کو سلام کیا؟(7)آپ اور جی سے گفتگو کی؟(8)جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللّٰہ کہا؟(9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11)بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دومَدَنی درس دیئے یاسنے؟(13)مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا"پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار4صفحات پڑھے یاسُنے؟(15)غوروفکر کی؟(16) صلوٰۃُالتوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے،سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضواور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ وتفسیر تلاوت کی یاسنی ؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دوگھنٹے مَدَنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25)مانگ کر چیزیں استعمال تونہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کاعلاج کیا؟(29)فضول سوالات تونہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں/نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31) فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تونہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)دوسروں کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ،غیبت،چغلی،حسد،تکبر،وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تونہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تونہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یامَدَنی مذاکرہ آڈیو،ویڈیو یامدنی چینل 1گھنٹہ12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری،طنز،دل آزاری،قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ☆قفلِ مدینہ عینک کا استعمال12منٹ

ہفتہ وار8مَدَنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورہ میں شرکت کی؟(55)جوپہلے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِاہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے،روزانہ غوروفکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر

اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد